سوال

فجر کی سنتیں پڑھ کر لیٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فجر کی نماز کی دو سنتیں پڑھ کر تھوڑی دیر لیٹنا سنت سے ثابت ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فجر کی دو سنت کے بعد لیٹنا اس شخص کے لیے مشروع ہے جو رات کے ایک حصہ میں تہجد کی نماز پڑھنے کی وجہ سے تھکاوٹ کا شکار ہو اور فجر کے فرائض سے پہلے اس آرام کے ذریعہ اپنے جسم میں نشاط پیدا کرنا چاہتا ہو۔ پس یہ لیٹنا ایک خاص حکمت کے تحت سنت عمل ہے نہ کہ محض لیٹنا کوئی سنت عمل۔

یخ صالح المنجد سے جب اس بارے سوال ہوا تو انہوں نے اس کا یوں جواب دیا :

ر کی نماز سے قبل بعض نمازی کچھ اذکار کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنی دائیں جانب ایک منٹ سے بھی کم مدت لیٹتے ہیں، اس کا حکم کیا ہے۔ ؟

ب : فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا سنت ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ :

"جب نماز فجر کی اذان سے مؤذن خاموش ہو جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل اور فجر ظاہر ہو جانے کے بعد اٹھ کر ہلکی سی دو رکعت ادا کرتے اور پھر اپنی دائیں جانب لیٹ جاتے حتی کہ مؤذن اقامت کے لیے آتا"

ر (626)۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اس بھی مکمل روایت بیان کی ہے. جس کے الفاظ یہ ہے :

ریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں سے لیکر فجر تک گیارہ رکعت ادا کرتے تھے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے، اور جب نماز فجر کی اذان سے مؤذن خاموش ہو جاتا اور فجر ظاہر ہو جاتی اور مؤذن آجاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی سی دو رکعت ادا کر

ر (736)۔

ن روایات میں فجر کی اذان سے قبل لیٹنا وارد ہے، امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

صواب یہی ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا جائے، کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں کوئی فجر کی دو رکعت ادا کرے تو وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے"

سے ابو داود اور ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جو کہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

مذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث حسن صحیح ہے. لہذا یہ حدیث صحیح اور لیٹنے کے معاملہ میں بالکل صریح اور واضح ہے۔

ی عنہا کی پہلے اور بعد میں لیٹنے والی حدیث اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی پہلے لیٹنے والی حدیث اس کی مخالف نہیں، کیونکہ پہلے لیٹنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بعد نہ لیٹا جائے، اور ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات بعد میں لیٹنا ترک اس لیے کیا ہو کہ نہ لیٹنا بھی جائز ہے، لیکن یہ اس وقت ہے

کے حکم والی حدیث صحیح ہو اور اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل والی روایات اس امر کے موافق ہیں تو پھر یہ متعین ہو جاتا ہے کہ بعد میں لیٹا جائے، اور جب احادیث کے مابین جمع کرنا ممکن ہو تو پھر کسی ایک حدیث کو رد کرنا جائز نہیں، اور دونوں میں سے کسی ایک طریقہ سے ممکن ہے جن کی ط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور بعد میں لیٹے ہیں۔

ایہ ہے : بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں لیٹنا ترک کیا ہے تا کہ اس کا جواز ثابت ہو جائے. واللہ اعلم۔ انتہی

فظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ گھر میں لیٹنا جائز ہے، مسجد میں نہیں، یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا گیا ہے، اور ہمارے بعض مشائخ نے اسے اس طرح تقویت دی ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں کہ انہوں نے یہ فعل مسجد میں کیا ہو، اور مسجد میں جو شخص ایسا کرتا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما اسے کنکری مارتے تھے۔

سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے. اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے لیٹنے کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

سلام نے کہا ہے کہ جب انسان تہجد کی بنا پر تھکا ہوا ہو تو وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ کر کچھ دیر آرام کر لے، یہ اس شرط پر ہے کہ اگر اس پر نیند کے غالب ہونے کا خدشہ نہ ہو، تا کہ نماز نہ رہ جائے، اور اگر یہ خدشہ ہو تو پھر وہ نہ سوئے. اھ

ن (287/3)۔

، یہ ہے کہ رات کے قیام کی تھکاوٹ سے آرام کیا جا سکے، تاکہ وہ نماز فجر کے لیے نشیط ہو جائے، اور اس بنا پر بعض لوگ جو ایک منٹ سے بھی کم وقت لیٹتے ہیں جیسا کہ سوال میں وارد ہے ایسا کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوتا، پھر یہ تو خلاف سنت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کی اقامت کے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی